جناب مولانا محمد خلیل اللہ حقانی
آلائی بٹگرام

امام فخرالدین رازیؒ اور انکی تصانیف

چھٹی صدی ھجری کے وسط قریباً ۵۴۲ یا ۵۴۴ ھجری میں اس صدی کے عظیم عالم دین اور مفسر قرآن نے جنم لیا۔ بعد میں یہ امام فخر امام الدین رازیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔ امام فخر الدین رازی ابوعبداللہ محمد بن عمر بن الحسین بن علی طبرستانی ہے۔ جو شافعی المسلک اور ابن الخطیب کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے علم الکلام، معقولات، مختلف علوم وفنون کے بارے نادر کتابیں لکھ دی ہیں۔ جسکی بناء گذشتہ تمام فلاسفہ شکوک وشبہات کے شکار ہوئے۔ مثلاً قطب الدین رازی، میرداماد، ملا صدریٰ وغیرہ جیسے عظیم مسلمان مفکرین فلاسفہ کومدتوں ان کے جواب لکھنے کے لئے سرگردان کئے رکھا۔ قدیم فلاسفہ کے اصولوں میں "تشکیک" پیدا کرنے کی وجہ سے امام فخرالدین رازی کو" امام تشکیکین " کا لقب دیا گیا ہے۔ امام رازی نے علم کلام اور علم تفسیر میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے ایک" دواکتنبیہ علی بعض الاسرار المودعۃ فی بعض سور القرآن " ہے امام نے سورۃ توحید، سورۃ اعلیٰ، سورۃ والتین، اور العصر میں خود فرمایا ہے کہ جو مطالب میں نے بیان کئے ہیں وہ آج تک کسی نے بیان نہیں کئے۔ اس تفسیر میں ایک الگ کتاب الکلام ترتیب دی گئی ہے۔ جسکے ابواب میں توحید، نبوت، معاد اور کیفیت تکامل نفس شامل ہیں۔ ان مکاتب واسرار کو امام موصوف نے مذکورہ چار سورتوں سے اخذ کیا ہے۔ امام فخرالدین رازیؒ کی اہم ترین کتاب " مفاتیح الغیب " مشہور بہ تفسیر کبیر ہے۔ جسکو اگرچہ وہ اپنی زندگی میں مکمل نہ کرسکے لیکن بعد میں ابن الخوئی اور سیوطی جیسے نامور مفسیرین نے اسے مکمل کردیا۔ تفسیر کبیر اصل میں دینی علوم اور معلومات کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ امام نے تفسیر کبیر کے آغاز میں لکھا ہے۔ کہ جب میں سورۃ حمد پر لکھنے کے لئے کمربستہ ہوا تو دس ہزار مسائل میرے پیش نظر تھے۔ یہی بات کلام اللہ کی تفسیر میں انکی وسعت نظر، اور علمی تبحر کی روشن دلیل ہے۔ اور اسی وجہ سے لوگوں نے کہا:" جمع فخرالدین رازی فی تفسیرہ اشیاء کثیرۃ طویلۃ لاحاجۃ لھا فی علم التفسیر" اور اسی لئے بعض علماء کہتے ہیں " فیہ کل شي الا محصل افکار المتقدمین، البیان والبرھان فی الرد علی اصل الزیغ والطغیان۔ المباحث العمادیۃ فی المطلب المعادیہ تھذیب الدلائل، وعیون المسائل۔

ارشاد النظائر الیٰ مطائف الاسرار ، اَجْوبۃ المسائل النجاریہ ، تحصیل الحق شامل ہیں ۔ امام فخرالدین رازیؒ نے نحو ، فقہ ، طب ، علم الفراس اور طلسمات پر بھی کتابیں لکھی ہیں ۔ طلسمات میں السرالمکنون اور شرح اسماء اللّٰہ الحسن نحو میں شرح الوجیز غزالی ، شرح الکلیات قانون ابن سفیا لکھی ہیں ۔ فلسفہ اور حکمت میں بھی امام فخرالدین رازیؒ کسی سے پیچھے نہیں ہے ۔ اس سلسلے میں انکی متعدد کتابوں جیسے شرح الاشارات ، عیون الحکمت مباحث المشرقیہ ، النھایہ ، رسالہ روحیہ کا نام لیا جاسکتا ہے ۔ کتاب الملخص منطق اور فلسفہ میں امام صاحب نے اس کتاب طبیعات اور الٰہیات کے مسائل کو فلسفہ اور متکلمین کی روش میں لکھا ہے ۔ ملخص کی منطق میں بعض مسائل امام صاحب کے شکوک مثلاً قضایا قیاس ، مبادی ، برھان کے مسائل ہیں ۔ امام صاحب اسی کتاب میں کہتے ہیں کہ میں مبادی برھان کے بارے میں اپنے شکوک وشبہات کو کتاب النھایہ میں لایا ہوں ۔ کتاب الملخص میں وہ اپنے مخصوص مباحث پر بحث کرتے ہیں ۔ امام صاحب نے اپنے رسالہ روحیہ میں جو فارسی میں لکھا گیا ہے ۔ کوشش کی ہے کہ اس کے پہلے دس ابواب میں ماھیۃ روح اثبات حقیقت بقاء ، مراحب و تجلی ارواح اور اس قسم کے دیگر مسائل بیان کریں ۔ امام المشککین کی ایک اور کتاب مباحث المشرقیہ ہے ۔ جو دو جلدوں میں ہے ۔ اس میں طبعیات اور الٰہیات پر بحث کی ہے ۔ امام صاحب کہتے ہیں اس کتاب میں قدماء کی کتب کا اس موضوع پر لب لباب ہے ۔ اور تطویل واطناب سے پرہیز کی گئی ہے ۔ یہ ایجاز اختصار جہاں بھی ابھام کا موجب بنے ۔ انہیں دور کیا گیا پھر ان مطالب کو منطقی نتائج کے ساتھ اس طرح بیان کیا گیا کہ ان شکوک اعتراضیات کا حل شافی اور جواب وافی دیا جائے ۔ اس ضمن میں امام صاحب کیلئے یہ مشکل ہوگیا تھا کہ وہ ان مسائل کے ساتھ جو موافقت کے سبب تھے مخالفت کریں ۔ اور کلام جمہور کے نقائص واضح کریں ۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اگر آپ کسی مسئلے کے بارے میں قطعی دلیل رکھتے ہیں تو اسے زیر بحث لائیں ، بصورت دیگر اعتراض ادا نہیں ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے معاصر دو قسم کے ہیں ایک تو وہ کہ جو کچھ اسلاف نے کیا ہے اس سے موافقت رکھتے ہیں اور انکی مخالفت نہیں کرتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلاف اپنے متقدمین کی تنقید کا نشانہ بنے اور متقدمین نے ان مسائل کی تصریح سے پرہیز نہیں کی ۔ اگر وہ اسلاف پر تنقید کرے تو خود متقدمین تنقید کا نشانہ بنیں گے ۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو بزرگ علماء اور نامور حکماء سے اختلاف اسلئے نہیں کرتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ان بزرگوں کے خلاف چلیں گے وہ ایک صحیح راہ سے منحرف ہوجائیں گے ۔ اور انکی مخالفت میں جن خیالات کا اظہار کیا جائے گا نقصان کا سبب بنیں گے ۔ میں نے اس افراط و تفریط سے دور ہٹ کر

اعتدال کا راستہ اختیار کیا ہے ۔ یعنی میں نے کسی بات کو معقول پایا ہے تو اسکی تلخیص کی ہے ۔ اسے تحریر میں لایا اور ثبوت کے طور پر پیش کیا ۔ ان اصولوں کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اسرار مجھ پر آشکار ہوئے اور جن کو میں نے بیان کیا وہ کسی اور نے بیان نہیں کئے ۔ کتاب مباحث المشرقیہ کو امام صاحب نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے ۔ پہلے حصے میں مبحث وجود دوسرے میں اقسام ممکنات اور تیسرے حصے میں الٰہیات کے بارے میں کہا گیا ہے ۔ کتاب کے آخر میں نبی کی ضرورت ، خصوصیات اور اسکی شرائط پر بحث کی گئی ہے ۔ امام فخرالدین رازیؒ چھٹی صدی ھجری کے آواخر میں ایک عظیم فلاسفر مشہور ہوچکے تھے ۔ ۶۰۶ھ ھجری میں انہوں نے وفات پائی ۔ جب زندگی کے بارے میں کوئی ذکر کیا جاتا ہے تو انکی اس کتاب کو فراموش نہیں کیا جاسکتا جو انہوں نے اپنے دوستوں کی خواہش پر لکھی ۔ اس کتاب کا نام " محصل افکار المتقدمین والمتاخرین من الحکماء والمتکلمین " ہے ۔ اس میں علم کلام پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے ۔ اس کی کئی بار تلخیص ہوئی اور شرح لکھی گئی ہے ۔ علم کلام میں دوسری کتاب المسائل الخمسون میں پنجاہ مسئلے مرتب کئے گئے ہیں ۔ عقائد اھل سنت کے بارے میں انکی ایک کتاب ہے جسکے پہلے حصے میں ادلہ اصول دین اور دوسرے حصے میں بعض مقالوں کی شروح لکھی گئی ہیں ۔

ماخذ مضمون

(۱). رسالہ پاک جمہوریت لاہور ۔ (۲) مولانا سمیع الحق صاحب سے درس کے وقت کی یاداشتیں ۔

(۳). اسلام و عصر حاضر ۔ (۴). تاریخ عزیمت ۔ (۵). تاریخ اسلام ۔

بقیہ ص ۴۴ سے اللہ تعالیٰ کا انسانی نظام تعلیم و تربیت

بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح پیغمبروں کی بعثت کے ذریعہ فرمائی اور ہماری تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے صلحاء ، اولیا اور صوفیائے کرام نے اس سے بھی زیادہ بگڑے ہوئے معاشروں میں اصلاح امت کا بیڑہ اٹھایا اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوئے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تعلیم اور اساتذہ کرام نے قوموں میں انقلاب پیدا کیا اور انہیں تعمیر و ترقی کی منزلوں تک پہنچایا ۔ آج دنیا کی بیشتر ترقی یافتہ قومیں اسی تعلیمی انقلاب کی مرہون منت ہیں ۔ یہ ہماری بد قسمتی ہی کہی جاسکتی ہے کہ ہم خدا او۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین و مشرکین کے جوٹھے دسترخوانوں کی ریزہ چینی میں فخر محسوس کرتے ہیں ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست